

طبیعت کے سانچے سے شعر ڈھل ڈھل کر نکلنے شروع ہو گئے۔ وہی کیفیت پیدا ہوئی کہ جہاز چلنے کے لیے بادبان کھلتے ہیں تو منگر بھی اٹھتا ہے۔

۳۴۔ لغات۔ شکوہ : جاہ و جلال۔ رتبہ۔

عرض : وہ چیز جو قیام کے لیے دوسری چیز کی محتاج ہو، جیسے کپڑے کے لیے رنگ۔

جو نہر : جو بالذات قائم ہو۔ شعر میں مدح "عرض" ہے اور "جو نہر" ممدوح یعنی بادشاہ۔

شرح : مدح سے بادشاہ کا جاہ و جلال نمایاں ہو گیا، یعنی عرض سے یہ کھل گیا کہ جو نہر کا رتبہ کتنا بلند ہے۔

۳۵۔ لغات۔ رايت : جھنڈا۔ علم۔

شرح : جب بادشاہ کے لشکر کا علم اٹھا اور پرچم کھلا تو سورج کا پ اٹھا اور آسمان چکر اگیا۔

شعر میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ چرخ بہ ہر حال چکر کھاتا ہے اور سورج صبح کو نکلتا ہے تو کائنات ہوا معلوم ہوتا ہے، اس لیے فارسی میں صبح کے سورج کو لرزاں کہتے ہیں۔

۳۶۔ لغات۔ علو : بلندی۔

شرح : خطیب نے خطبے میں بادشاہ کا نام لیا تو ظاہر ہو گیا کہ منبر کا پایہ کیوں بلند ہے۔ اس لیے بلند ہے کہ منبر پر کھڑا ہو کر خطیب بادشاہ کا نام لیتا ہے۔

۳۷۔ لغات۔ عیار : کسوٹی، کھرا کھوٹا پن دیکھنا، پیمانہ۔

شرح : اب یہ حقیقت آشکارا ہوئی کہ سونے کی عزت و آبرو کا پیمانہ کیا ہے۔ یہ ہے کہ بادشاہ کے سکے سے اسے روشناسی حاصل ہوئی، یعنی بادشاہ نے اسے اپنا سکے بنا لیا۔